نوری دارالافتاء، مدینہ مسجد کاشی پور اتراکھنڈ

حضور نظمی علیہ الرحمہ کا فرمانِ عالی شان

''دراصل شاہ آل رسول احمدی کی دوررس نگاہوں نے اپنی مومنانہ فراست سے یہ دیکھ لیا تھا کہ بریلی کا یہ نوجوان کل دنیاے سنیت کا مجدد اور علوم ظاہری و باطنی کا امام بن کر چمکے گا اور اس کے سر پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نیابت کا تاج رکھا جائے گا۔ نظمی اپنی ایک نظم میں کہتا ہے۔ یہی تھے وہ خاتم الاکابر کہ جن کے ہاتھوں بکے بریلی کے خان زادے، کہ جن پہ نازاں تھے ان کے مرشد، یہی وہ احمد رضا تھے جن کو علوم ظاہر علوم باطن میں سب نے اپنا امام مانا، انہیں کی تقلید اس زمانے میں سنیت کی کسوٹی ٹھہری۔'' [سہ ماہی افکار رضا ممبئی، اکتوبر تا دسمبر، ۲۰۰۷ء ص ۲۳،۲۴]

''سلام اس پر کہ جسے حرمین محترمین کے مفتیانِ کرام وائمہ حرمین عظام و جمیع علماے اسلام نے عالم علامۂ کامل، استاد ماہر، مجاہد، معزز، باریکیوں کا خزانہ، محفوظ، برگزیدہ، گنجینۂ علوم کے مشکلات ظاہر و باطن کا کھولنے والا، دریاے فضائل علماے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک، امام، پیشوا، روشن ستارہ، اعداے اسلام کے لئے تیغ براں، استاد معظم، دریاے ذخار، بسیار فضل، دلیر، بلند ہمت، ذہین، دانش مند، بحر ناپیدا کنار، شرف و عزت والا، صاحب ذکاء، ستھرا، کثیر الفہم، یکتاے زمانہ، اپنے وقت کا یگانہ، اس صدی کا مجدد، زبردست عا[سہ ماہی افکار رضا ممبئی، اکتوبر تا دسمبر، ۲۰۰۷ء ص ۲۳،۲۴]لم، عظیم الفہم، جن کی فضیلتیں وافر، بڑائیاں ظاہر، علم کا کوہ بلند، زبان والا، حاوی جمیع علوم، وارث نبی، مایۂ افتخار علما، مرکز دائرہ علوم، حامی شریعت، فخر اکابر، آفتاب معرفت، کریم النفس، عالم باعمل، عالی ہمم، نادر روزگا، خلاصۂ لیل ونہار کے نام سے یاد کیا۔ سلام اس پر کہ جسے اللہ عزوجل نے محض اسلام کی حمایت اور دین کی تجدید کے لئے پیدا فرمایا جس نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی تشنگان بادیہ ضلالت کے لئے رشد و ارشاد کے دریا بہائے جس نے عمر بھر دین کے رہزنوں اور ایمان کے ڈاکوؤں سے مقابلہ فرمایا۔'' [امام احمد رضا نمبر، قاری اپریل ۱۹۸۹ء ص ۲۳۵]

NOORI DARUL IFTA

MADINA MASJID, KASHIPUR, UTTARAKHAND

جناب سبطین میاں مارہروی کی مسلکِ اعلیٰ حضرت کے خلاف غیر سنجیدہ گفتگو کے جواب میں تعلیماتِ مشائخ مارہرہ مقدسہ کی روشنی میں ایک سنجیدہ تحریر

بنام

سبطینی اشکالات پر برکاتی جوابات

از قلم:

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

ناشر

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

تفصیلات

کتاب	:	سبطینی اشکالات پر برکاتی جوابات
مصنف	:	محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی.
		نوری دارالافتاء مدینہ مسجد، محلّہ علی خاں کاشی پور، اتراکھنڈ
اشاعت اوّل	:	۲۰۱۷ء - ۱۴۳۸ھ
صفحات	:	64

شرف انتساب

فقیر اپنی اس حقیر سی کاوش کو

سادات مارہرہ مقدسہ کی

بارگاہوں سے معنون کرتا ہے

نیازمند

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

سخن گستری

روک لے اے ضبط جو آنسو کہ چشم تر میں ہے
کچھ نہیں بگڑا ابھی تک گھر کی دولت گھر میں ہے

مارہرہ مقدسہ اور بریلی شریف یہ دونوں شہر اہلِ سنت کے لیے دونوں آنکھوں کی طرح ہیں۔

جس طرح کوئی نہیں چاہتا کہ اس کی کسی آنکھ کی بینائی کم ہو خواہ وہ داہنی ہو یا بائیں۔ اور اسے دونوں آنکھوں سے پیار ہوتا ہے اور کسی طرح کی تکلیف دونوں کو نہیں ہونے دینا چاہتا ہے، بلاشبہہ یہی حال اہلِ سنت کا ہے۔ وہ کسی طرح مارہرہ مقدسہ اور بریلی شریف دونوں میں سے کسی کی بھی محبت کم نہیں ہونے دینا چاہتے ہیں۔ اور دونوں کے تقدس کو پامال ہونے سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بریلی اور مارہرہ مقدسہ کی مثال دیتے ہوئے حضور امین ملت نے بڑے انوکھے انداز میں اپنی ایک تقریر میں جو پیلی بھیت میں ہوئی تھی، فرمایا تھا:

> ''بریلی اور مارہرہ ان کی مثال تو یوں سمجھو جیسے کلمہ کی انگلی اور منجھلی انگلی۔ کلمہ کی انگلی کبھی منجھلی انگلی سے جدا نہیں ہوتی، منجھلی انگلی کبھی کلمہ کی انگلی سے جدا نہیں ہوتی۔ دونوں ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ دونوں پاس پاس رہتی ہیں۔''

بریلی شریف والوں کے لئے مارہرہ مقدسہ مرکز عقیدت ہے۔ جیسا کہ حضور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ — بول بالے میری سرکاروں کے

یہ شعر حضور اعلیٰ حضرت نے خاص خانوادۂ برکاتیہ کے مشائخ کے لیے ہی فرمایا تھا

طریقے پر عمل کرنے والا۔''

[تہتر میں ایک، مطبع رضوی پریس ایجنسی دہلی، اشاعت اول، ۲۰۰۹ء ص ۸،۹]

سید صاحب کہتے ہیں کہ

''کسی مسلمان کو دیکھتے ہو سلام کرنے کو راضی نہیں ہوتے ہو، پتہ نہیں یہ مسلمان ہے کہ نہیں؟ پتہ نہیں اس کا عقیدہ کیسا ہے؟ پتہ نہیں یہ سنی بریلوی، اشرفی برکاتی، نوری ہے کہ نہیں؟

ارے یار سلام کرنے کے لیے یہ شرطیں تھیں کیا؟ رسول اللہ نے کیا فرمایا: افشوا السلام، سلام کو پھیلاؤ۔ یہ سرکار نے فرمایا تھا کہ جب کسی برکاتی کو دیکھنا تو صرف اسی کو سلام کرنا۔ بولو، نہیں نا؟ سرکار نے کیا فرمایا تھا سلام کو پھیلاؤ۔''

سید صاحب! جہاں تک ہماری معلومات ہے کوئی بھی سنّی سلام کے معاملے میں سلسلے کا لحاظ نہیں کرتا بلکہ فرقے کا لحاظ کرتا ہے۔ اور یہ اس کے لیے لازمی ہے کیوں کہ بدمذہب و بدعقیدہ کو سلام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بدمذہب تو دور فاسق کو بھی ابتدا بالسلام مکروہ ہے شریعت میں۔ بدمذہب کو سلام کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور اس کی تعظیم حرام ہے۔

حضور تاج العلماء مارہروی فرماتے ہیں:

''غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں فرمایا:

المبتدع من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل،

بدمذہب عقیدے کا فاسق ہے اور وہ عمل کے فسق سے بدتر ہے نیز

حدیث شریف میں ہے۔ حضور اقدس سید عالم ﷺ نے فرمایا:

من مشی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام

جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلا اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔''

[مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری، ناشر دفتر جماعت اہل سنت خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ص ۴]

سید صاحب مزید فرماتے ہیں

''سب سے پہلی بات جو میں آپ کو ڈائرکٹلی خانقاہِ برکاتیہ کے ایک ذمے دار خادم سجادہ ہونے کے ناطے میں آپ کو لاگو کر رہا ہوں، میرے سلسلے والے کسی فرقہ واد میں نہیں پڑیں گے۔ آپ کو صرف اپنے رسول سے مطلب ہے۔ اور آپ کو صرف آلِ رسول سے مطلب ہے۔ کوئی تم سے بولے کہ فلانے فرقے والا، ڈھماکے فرقے والا، آپ کو ہمارے رسول نے قرآن دیا ہے اور اپنی آل دی ہے۔ اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے۔ سمجھے رسول نے تم کو صرف قرآن دیا ہے۔ اور رسول نے تم کو صرف اپنی آل دی ہے۔ ان دو کے علاوہ تم کسی میں مت پڑنا۔ اس بات کو یاد رکھو۔''

سید صاحب سے عرض ہے کہ کیا سید صاحب نے سلسلہ بھی نیا بنالیا ہے؟ کیوں کہ آپ کے سلسلے کی یہ تعلیم ہی نہیں ہے وہ کسی فرقہ واد میں نہیں پڑیں گے۔ بلکہ انہوں نے فرقہاے باطلہ کی نشاندہی بھی فرمائی اور ان فرقوں کی بیخ کنی بھی کی۔ نیز اپنے مریدوں کو ان سے اجتناب و احتراز کا حکم اور اہلِ خاندان کو ان سے دور و نفور رہنے کی وصیت بھی فرمائی ہے۔ چند مثالیں پیش ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضور ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ سراج العوارف کے دوسرے لمعہ کے پندرہویں نور میں فرماتے ہیں:

''فی زمانہ از شروع ۱۲۲۹ھ فرقہ ضالہ کہ آغاز کارش بدعت وتفرقہ و انجام اوالحاد وزندقہ ست در ہندوستان پیدا شداست کہ انرادرعرب

حضرت اسمٰعیل حسن علیہ الرحمہ نے الجواب صحیح، سے اس کی تائید فرمائی ہے۔‘‘

[الصوارم الہندیہ، ص ۳۳]

’’حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ کو تاج العلماء علیہ الرحمہ نے جو خلافت عطا فرمائی اس خلافت نامے میں باطل فرقوں خصوصاً وہابیہ ودیابنہ سے اجتناب اور ان کے رَد کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’نیت خالصہ پر استقامت اور دشمنانِ دین ومخالفانِ شرع متین سے حتی الوسع دور اور ان کے مراتب کے مطابق ان سے بیزار ونفور رہیں۔ جملہ کفار ومشرکین ومرتدین ومبتدعین بالخصوص وہابیہ ملاعنہ دیوبندیہ و نجدیہ نیچریہ زنادقہ غرض جملہ فرق باطلہ پر رد وطرد کو اپنا شعار بنائیں۔‘‘

[یادِ حسن ص ۳۹، سیدین نمبر، ص ۷۲۵]

حضور تاج العلماء فرماتے ہیں:

’’نیچری ہوں یا رافضی قادیانی ہوں یا وہابی صلح کل ہوں یا کانگریسی وغیرہ وغیرہ وہ کون بد مذہب فرقہ ہے جو اس کا مدعی نہیں کہ اس کا دین اور مسلک خود قرآن ہی سے نکلا ہے۔ جب یہ اس قدر کثرت سے بد دینوں لا مذہبوں کے فرقے تو علمائے دین سے کٹ کر اپنی رائے سے قرآن عظیم سے اپنا دین نکالنے والے ان خود پسندوں شیطان کے بندوں کے نام لیوا ہیں۔‘‘

[مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری، ناشر دفتر جماعت اہل سنت خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ص ۱۱]

تاج العلماء اور ایک مقام پر فرماتے ہیں:

’’امام ابن سیرین کا قصہ مشہور ومعروف ہے کہ انہوں نے بد مذہبوں سے حدیث سننا گوارا نہ فرمائی، ان سے قرآن مجید کی آیت سننا پسند نہ کی یہاں کہ انہیں اپنے پاس سے دور فرما دیا۔ حدیث وقرآن مجید توفی نفسہ

ضرور حق وہدایت ہی ہیں ان سے بڑھ کر حق وہدایت کون ہوگا مگر ان امام اہل سنت نے اس حق وہدایت کو بھی بد مذہب سے نہ سنا۔ آخر اس کی کیا وجہ یہی کہ انہیں اندیشہ ہو کہ کہیں وہ بد مذہب انہیں حق وہدایت سنانے کے بہانے ہی بہکا نہ دیں۔ بد مذہبوں کی کوئی وقعت ان کے دل میں نہ اُتر جائے...اور یہی تمام سنیوں کا مسلمہ جزئیہ ہے کہ بد مذہبوں، مرتدوں، کافروں، مشرکوں کو اپنے دین ودنیا کسی میں اپنا پیشوا اور رہنما دخیل ومعتمد نہ بنایا جائے۔ ان سے احتراز کلی رکھا جائے۔‘‘

[برکاتِ مارہرہ ومہمانانِ بدایوں، ص ۱۶]

دیوبندی میت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار

’’ایک سوال میں آپ سے پوچھتا ہوں......اصلی دین کی طرف آؤ جو دین محمد رسول اللہ لے کر آئے۔ میں ہمیشہ کہتا آیا ہوں کہ مسلمانوں اللہ کی سنو مُلّا کی مت سنو۔ مُلّا تمہیں اپنی سنائے گا، اپنی طرف راغب کرے گا۔ اور ولی کون ہوتا ہے؟ ولی اللہ جو تمہیں اللہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ اور صاف بات یہ ہے کہ ہم نے دیکھ لیا اپنے بڑے بڑے بزرگوں کو ہم نے دیکھا۔ آخری بزرگ جن کو ہم نے دیکھا ہمارے دادا حضور احسن العلماء سید شاہ احسن میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہم اتنا جانتے ہیں کہ انسانیت سے بڑا کوئی مذہب نہیں ہے۔ سمجھ رہے ہیں؟ کوئی مسلک انسانیت سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اور اسلام جو آیا ہے اسلام یہ زندگی جینے کا طریقہ بتانے کے لیے آیا ہے۔ کہ کس طرح سے آپ باخدا انسان بن کے اس دنیا میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ میں بہت ہی ادب کے ساتھ میرے کچھ علما دوست یہاں موجود ہیں حال فی الحال میں ایک مسئلہ چھڑ گیا ڈسٹرکٹ چتوڑ گڑھ کے اندر اس سلسلے میں

ان کے خلاف محاذ آرائی فرمائی۔

آپ نے خارجیوں سے متعلق مولیٰ علی کا فرمان پیش کیا، وہ وہابیوں کے معاملے میں کام کا نہیں ہے۔ کیوں کہ مولیٰ علی نے اپنے دشمنوں کے ساتھ یہ سلوک کیا، نہ کہ اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ۔ نبی کریم ﷺ کا سلوک بھی ملاحظہ فرما لیتے تو کتنا اچھا ہوتا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دشمنوں کو معاف کیا مگر دین کے غداروں کو، شریعت کا مذاق اڑانے والوں کو مسجد سے **اخرج فلاں فانک منافق** کہہ کر باہر کر دیا۔ وہابی ہمارا ذاتی دشمن نہیں ہے، وہ اللہ اور اس کے حبیب کا دشمن ہے اور کیوں کہ ان کا دشمن ہمارا دشمن ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہمیں کسی بھی طرح کا تعلق رکھنے کا حکم نہیں ہے۔

دیابنہ کے ساتھ سید صاحب کی اس قدر ہمدردی، تعجب ہے۔ سید صاحب آپ کے بزرگوں کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ باطل فرقوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی رواداری کی اجازت سلسلۂ برکاتیہ میں نہیں ہے۔ دیوبندی وہابی فرقوں سے متعلق کس قدر شدت برتی ہے اکابر مارہرہ نے اس کی چند مثالیں میں یہاں پیش کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں۔ اور پھر فیصلہ فرمائیں کہ اکابر مارہرہ نے فرقہ واریت کے نام پر انسانیت کو کھویا ہے یا ان کی مخالفت کا درس دے کر انسانیت اور شریعت کی حفاظت فرمائی ہے۔

حضور نوری میاں فرماتے ہیں:

”کوئی آزادی کا قائل، دہریت کا مائل، قید مذہب لغو وفضول، امتیاز مذہب باطل ومخذول، برخلاف حکم خدا و رسول، سب بدمذہبوں سے اتفاق واتحاد مقبول، تمدن ترقی تہذیب روشنی قومی ہمدردی کے طویل دعوے، پاس دین وحفظ مذہب پر تعصب نفسانیت خودکشی سر پھٹول کے فتوے، پھر لطف یہ کہ سب حضرات یا اکثر اپنے آپ کو سنّی ہی کہتے ہیں سنّی ہی ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ تا سنیت نشد زنبیل عیاراں شد، قہر یہ کہ زمانے کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اسی راہ چلتے

ہیں۔ اے سچے سنیو! عموماً اور اے برکاتی متوسلو! خصوصاً تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہو جسے روزِ قیامت خدا اور سول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) و روحانیت شریعت وسنت کو منہ دکھانا ہو جسے حضرت صاحب البرکات سید شاہ برکۃ اللہ صاحب وحضرت غوث الزماں حضور اچھے میاں وحضرت دریاے رحمت مرشدی وجدی حضرت آلِ رسول صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علاقہ رکھنا ہو وہ رافضیوں، نیچریوں غیر مقلدوں وہابیوں اور ان مدعیانِ سنیت گندم نماجَو فروشوں، حق پوشوں، باطل کوشوں کے سائے سے دور بھاگے ان کی زہریلی صحبت کو آگ جانے۔“ [ندوہ کا ٹھیک فوٹو، بحوالہ اجمل انوار رضا، ص۴۲،۴۳]

حضور تاج العلما فرماتے ہیں

”غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں فرمایا: **المبتدع من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل**، بدمذہب عقیدے کا فاسق ہے اور وہ عمل کے فسق سے بدتر ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے حضور اقدس سید عالم ﷺ نے فرمایا **من مشی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقداعان علی ھدم الاسلام** جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلا اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی نیز حضور اقدس ﷺ نے فرمایا **اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ** نیز ارشاد فرمایا: **اھل البدع کلاب اھل النار** بدمذہب سارے جہان سے بدتر ہیں، جانوروں سے بدتر ہیں۔ بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں۔“

[مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری، ناشر دفتر جماعت اہلِ سنت خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ص۴]

”اللہ عزوجل نے بے دینوں، بددینوں کے پاس بیٹھنے والوں کی نسبت فرمایا تم بھی انہیں جیسے ہو۔ شرعۃ الاسلام شریف میں ہے سلف صالحین کا

Butt

طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہوں
بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ ان کی بلا کھجلی کی طرح اڑ کر لگتی ہے۔''

[مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری، ناشر دفتر جماعت اہل سنت خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ص ۲۲]

مزید فرماتے ہیں:

''نبی ﷺ نے فرمایا بدمذہبوں سے دور رہو، انہیں اپنے سے دور رکھو۔
وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ مرقاۃ
شریف میں فرمایا غیر مذہب والوں کے پاس بیٹھنا انتہا درجہ کی ہلاکی اور
پورے ٹوٹے کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔''

[مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری، ناشر دفتر جماعت اہل سنت خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ص ۲۳]

اور سید صاحب کا یہ کہنا کہ:

''مسلک کے نام پر اگر تمہیں چلنا ہے تو تمہیں مولیٰ علی کے مسلک پر
چلنا پڑے گا۔ مولیٰ علی کے علاوہ کسی کا مسلک نہیں ہے۔''

یہ ظاہر ہے کہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے خلاف ہی بولا ہے سید صاحب نے مگر ہم
یہاں ان کی بات مان لیں کہ مولیٰ علی کے علاوہ کوئی مسلک نہیں ہے تو ان کے بزرگوں نے
تو مسلکِ اعلیٰ حضرت کا خوب پرچار کیا۔ کبھی ان سے مسلکِ مولیٰ علی کے نعرے یا کہیں تحریر
وتقریر میں مسلکِ مولیٰ علی پر کوئی بات آج تک نہ پڑھی گئی اور نہ سنی گئی۔ مولیٰ علی کے سوا کوئی
مسلک نہیں ہے تو پھر آپ کے والد نے کیوں فرمایا:

''نقیبِ مسلکِ مخدوم شاہ برکت اللہ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری
مفتی حکیم الحاج سید شاہ آلِ مصطفیٰ سید میاں قادری برکاتی نوری قاسمی
علیہ الرحمۃ والرضوان'' [اہلِ سنت کی آواز، اکتوبر ۱۹۹۹ء ص ۳۴]

یہ مسلکِ مخدوم شاہ برکت اللہ کہاں سے آیا؟ ظاہر ہے اس کا جواب مدرسہ کا معمولی
طالب علم بھی دے دیگا تو آپ سے عدم جواب کی امید نہیں کی جا سکتی ہے، بس اتنا کہا جا سکتا

ہے کہ جو تعبیرات آپ بزرگوں کے حوالے سے مسلک کے استعمال میں مانتے ہو وہی
مسلکِ اعلیٰ حضرت سے متعلق بھی محمول فرمالیں۔ اور اس طرح کی باتوں سے اپنے بزرگوں
کے تقدس کو للہ پامال نہ کریں۔

مائک پر نماز

مائک پر نماز کے جواز و عدم جواز کے معاملے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔ ہمیں
یہاں مائک پر نماز کے جواز و عدم جواز پر بحث نہیں کرنی کیوں کہ یہ اوراق اس کے متحمل
نہیں ہیں۔

بس سید صاحب نے مولویوں پر تنقید کرتے ہوئے مائک پر نماز نہ پڑھانے والوں کا
جس انداز میں مذاق اڑایا ہے اور ان کے نماز نہ پڑھانے کی جو مضحکہ خیز علت بیان کی ہے
اس کو نقل کر کے اس سے متعلق دو چند باتیں لکھنی ہیں۔

سید صاحب کہتے ہیں:

''اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو مائک کا مسئلہ ہے اکثر ہمارے یہاں
جو مُلّا حضرات ہیں وہ مائک کے اختلاف کیوں کرتے ہیں معلوم ہے
کیوں کہ ہمارے مدرسوں میں آپ حضرات سے چندہ وصول کر کے
قرآن صحیح پڑھنے کی تعلیم ہی نہیں دی جاتی ہے۔ اب اگر مولوی صاحب
کے آگے مائک لگا دیا گیا تو ابھی تک تو ان کی قرأت میں جو برائیاں
تھیں وہ صرف پہلی صف والوں کو پتہ تھیں، مائک لگانے کی وجہ سے
باہر سب کو پتہ چلے گا کہ مولوی صاحب کو الحمد پڑھنا بھی نہیں آتی۔''

سید صاحب نے مائک پر نماز نہ پڑھانے والوں کو جاہل گردانا ہے اور یہ ثابت
کرنے کی کوشش کی ہے کہ انھیں قرآن پڑھنا نہیں آتا، انہیں الحمد تک یاد نہیں ہوتی۔ اس
لیے اپنا عیب چھپانے کے لیے مائک پر نماز نہیں پڑھاتے۔ اگر یہی علت ہے تو اپنے والد
گرامی حضور نظمی میاں اور دادا حضور سید العلماء علیہما الرحمہ کے بارے میں کیا کہنا چاہیں